

## روح کی نعمتیں

### The Gifts of the Spirit

بانگل مقدس ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جب مردوں اور عورتوں نے روح القدس حاصل کیا۔ عہد جدید میں ان فوائد الفطرت صلاحیتوں کو ”روح کی نعمتیں“ کہا جاتا ہے۔ نعمتیں اس صورت میں ہیں کیونکہ انہیں خود سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ خدا ان کو ترقی دیتا ہے جن پر وہ بھروسہ کرتا ہے۔ یوں نے کہا ”جو تھوڑے میں دیانتدار ہے وہ بہت میں بھی دیانتدار ہے اور جو تھوڑے میں بد دیانت ہے وہ بہت میں بھی بد دیانت ہے۔“ (لوقا ۱۰:۲۶)

پس ہم تصویر کر سکتے ہیں کہ روح کی نعمتیں ان کو دی جائیں گی جو خدا کے سامنے خود کو دیانتار غابت کریں گے۔ خود کو مکمل طور پر روح القدس کی تابعداری میں دینا بہت اہمیت کا حامل ہے جیسا کہ خدا اس قسم کے لوگوں کو فوق افطرت طریقوں سے استعمال کرتا ہے۔ دوسرا لفظوں میں خدا نے ایک دفعہ گھنی کو نبوت کرنے کیلئے استعمال کیا، چنانچہ وہ کسی کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔ اگر وہ ہمارے کامل ہونے کا انتظار کرے تو پھر ہم میں سے کوئی بھی اس قابل نہ ہو گا کہ خدا ہمیں استعمال کرے۔ عہد جدید میں اکثر تھیوں ۱۲ باب میں روح القدس کی نعمتوں کی فہرست بیان کی گئی ہے۔ روح کی نعمتیں نو ہیں۔ ”کیونکہ ایک کو روح کے وسیلے سے حکمت کا کلام عنایت ہوتا ہے اور دوسرا کو اُسی روح کی مرضی کے موافق علمیت کا کلام۔ کسی کو اُسی روح سے ایمان اور کسی کو اُسی ایک روح سے شفاء دینے کی توفیق۔ کسی کو ہجزوں کی قدرت۔ کسی کو نبوت۔ کسی کو روحوں کا امتیاز۔ کسی کو طرح طرح کی زبانیں۔ کسی کو زبانوں کا ترجمہ کرنا۔“ (۱۔ کر تھیوں ۸:۸ - ۱۰:۱۲)

خدا کے نزدیک یہ چیز کوئی اہمیت نہیں رکھتی کہ روحانی نعمتوں کو انفرادی طور پر کیسے استعمال کیا جائے۔ پرانے عہد نامہ کے نبیوں، کاہنوں اور سلطانین حتیٰ کہ عہد جدید کی ابتدائی کلیسیاء کے خادموں نے روح کی نعمتوں کو استعمال کیا لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کی تقسیم بندی کیسے کی جائے یا کیسے انہیں بیان کیا جائے۔ تاہم عہد جدید میں ہمارے لیے روح کی نعمتوں کی تقسیم بندی کی گئی ہے۔ خدا ہمیں سمجھنا چاہتا ہے۔ فی الحقيقة پاؤں لکھتا ہے۔ ”اے بھائیو! میں نہیں چاہتا کہ تم روحانی نعمتوں کے بارے بے خبر رہو۔“ (۱۔ کر تھیوں ۱۱:۱)

## روح کی نعمتوں کی تقسیم بندی

### The Nine Gifts Categorized

آج روح کی نعمتوں کو مزید تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے:

۱۔ بولنے کی نعمت، جو کہ زبانوں کی مختلف اقسام ہیں۔ زبانوں کا ترجمہ اور نبوت۔

2۔ مکافہ کی نعمت، جو کہ حکمت کا کلام اور روحون کا امتیاز ہے۔

3۔ قوت کی نعمت، جو کہ مجرموں کے کام، خاص ایمان اور شفاء کی۔

یہ تینوں نعمتوں کچھ کہتی ہیں، ان میں سے تین کچھ ظاہر کرتی ہیں اور ان میں سے تین کچھ کام کرتی ہیں۔ ان سب نعمتوں کا ظہور پرانے عہد نامہ میں مختلف اقسام کی زبانوں اور ترجیح کے ساتھ ہوا۔ یہ دونوں عہد جدید میں مختلف ہیں۔

عہد جدید میں ”قوت کی نعمت“ کے مناسب استعمال کے بارے کوئی بڑایت بیان نہیں کی گئی تاہم ”مکافہ کی نعمت“ کے استعمال کے بارے تھوڑی ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ ”بولنے کی نعمت“ کے مناسب استعمال کے بارے پلوں نے مخصوص ہدایات بیان کیں ہیں۔ اور اس کی وجہ و مکملہ عقائد ہیں۔

اول، ہکلیسیاء کے مجمع میں اکثر بولنے کی نعمتوں کا ظہور ہوتا ہے جبکہ مکافہ کی نعمتوں کا ظہور کم ہوتا ہے۔ اور قوت کی نعمتوں کا ظہور سب سے کم ہوتا ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان نعمتوں کے متعلق ہدایات پر زیادہ عمل کریں جن کا ظہور ہکلیسیائی مجمع میں اکثر ہوتا ہے۔

دوسرم، بولنے کی نعمتوں کے لیے انسانی تعاون کی کافی حد تک ضرورت ہوتی ہے۔ پس یہ ایسی نعمتیں ہیں جن کا اکثر مناسب طور پر استعمال نہیں کیا جاتا۔ شفائی نعمت کی نسبت نبوت کو تباہ کرنا زیادہ آسان ہے۔

## جیسا روح کی مرضی ہے

### As the Spirit Wills

اس بات کو سمجھنا بہت ضروری ہے کہ روح کی نعمتیں روح کی مرضی سے دی جاتی ہیں ناکہ انسان کی مرضی سے۔ باہل مقدس اس کو واضح کرتی ہے۔ ”لیکن یہ سب تاثیریں وہی ایک روح کرتا ہے اور جس کو جو چاہتا ہے باعثتا ہے۔“ (۱۔ کرنتھیوں ۱۱:۱۲)

”اور ساتھ ہی خدا ہبھی اپنی مرضی کے موافق نشانوں اور بجیب کاموں اور طرح طرح کے مجرموں اور روح القدس کی نعمتوں کے ذریعے سے اُس کی گواہی دیتا رہا۔“ (عبرانیوں ۲:۳)

ایک شخص مخصوص نعمتوں کو بار بار استعمال کر سکتا ہے لیکن کوئی ان میں سے کسی ایک نعمت کو اپنی ملکیت نہیں بن سکتا۔ جیسا کہ آپ کو مجرزے کرنے کا مسح ملا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اپنی خواہش کے مطابق کسی بھی وقت مجرزے کر سکتے ہیں۔ یا یہ خمائت نہیں کہ خدا آپ کو بھر مجرزے کرنے کے لیے استعمال کریگا۔

ہم ہر ایک نعمت کے بارے باہل مقدس کی چند مثالوں کا بغور مطالعہ کریں گے۔ تاہم یہ بات ذہن میں رکھیں کہ خدا اپنے فضل اور قدرت کا اٹھارا مختلف طریقوں سے کر سکتا ہے۔ پس یہ بیان کرنا ناممکن ہے کہ ایک وقت میں ہر نعمت کیے عمل کرے گی۔ اس کے علاوہ باہل مقدس میں ان نعمتوں کی کوئی تعریف نہیں ملتی، ہمیں صرف ان کے نام ملتے ہیں۔

چنانچہ یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ ہر ایک کو کس درجہ میں آنا چاہیے ہم اس کے لیے باہل مقدس کی مثالوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ ان

کے ظاہر ہونے کے فرق سے ان کی کسی حد تک تعریف کی جاسکتی ہے۔ چونکہ روح القدس فوق الفطرت نعمتوں کے ذریعے اپنی طرح سے خود کو ظاہر کر سکتا ہے۔ چنانچہ اپنی تعریفوں پرختی سے مجھے رہنا نادانی ہوگی۔ بعض نعمتیں حقیقت میں کئی ایک نعمتوں کا ملائپ ہے۔ ان سطور کے ساتھ پلوس رسول لکھتا ہے:

”نعمتیں تو طرح طرح کی میں مگر روح ایک ہی ہے اور خدا کی خدمتیں بھی طرح طرح کی میں مگر خدا وہ ایک ہی ہے اور تاثریں بھی طرح طرح کی میں مگر خدا ایک ہی ہے جو سب میں ہر طرح کا اثر پیدا کرتا ہے لیکن ہر شخص میں روح کا ظاہر فاائدہ پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔“ (۱۔ کرتھیوں ۳:۱۲۔ ۷)

## قوت کی نعمتیں

### The Power Gifts

#### 1۔ شفا کی نعمت:

ظاہر ہے کہ شفاء کی نعمت بیار لوگوں کو شفاء دینے کا کام کرتی ہے۔ اکثر اس کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے کہ ظاہری طور پر بیمار لوگوں کو شفاء دینے کے لیے فوق الفطرت وصف اچاکنک ظاہر ہوتے ہیں۔ مجھے اس کے بارے سوال کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ مثال کے طور پہلے باب میں ہم نے یوسع مجھ کے شفاء دینے کی نعمت پر غور کیا۔ جب یوسع نے بیت حсадا کے حوض پر ایک بیمار کو شفاء دی۔ (یوحنا ۵: ۲۔ ۷)

خدانے نعمان کوڑھی کی شفاء کے لیے الیشع کو استعمال کیا، نعمان کوڑھی بتوں کی پوچا کرتا تھا (۲۔ سلاطین ۵: ۱۔ ۱۲)۔ جب ہم لوقا ۲:۷ میں نعمان کوڑھی کی شفاء کے بارے یوسع مجھ کے کلام پر غور کرتے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ الیشع اپنی خواہش کے مطابق کسی اور کوڑھی کو شفاء نہ دے سکا۔ اس کو اچاکنک فوق الفطرت طور پر البہام ہوا کہ وہ نعمان کو بدایت کرے کہ وہ دریائے بریدن میں سات بار غوطہ لگائے اور جب نعمان نے تابعداری کرتے ہوئے ایسا کیا تو وہ کوڑھ کے مرض سے شفاء یا بہو۔ خدا نے ہیکل کے دروازہ پر ایک لنگڑے کو شفاء دینے کے لیے پطرس کو استعمال کیا (اعمال ۱۰: ۱۔ ۳)۔ اس سے نہ صرف لنگڑے آدمی نے شفاء پائی بلکہ بہت سے لوگ اس فوق الفطرت قدرت کو دیکھ کر پطرس کے ہونٹوں سے انجیل کی تعلیم سننے کے متوچہ ہوئے اور اس دن تقریباً پانچ ہزار لوگ کلیسا میں شامل ہوئے۔ شفاء کی نعمت عموماً و طرح سے کام کرتی ہے ایک تو اس سے بیمار لوگ شفاء پاتے ہیں اور دو تم، اس فوق الفطرت کام کو دیکھ کر بہت سے غیر نجات یافتہ لوگ مجھ کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ ”پطرس نے یہ دیکھ کر لوگوں سے کہا۔ اسرائیلیو! اس پر تم کیوں تعجب کرتے ہو اور ہمیں اس طرح دیکھ رہے ہو گویا ہم نے اپنی قدرت یاد بینداری سے اس شخص کو چلتا پھرتا کر دیا۔“ (اعمال ۱۲: ۳)

پطرس نے جانا کہ خدا نے اس لنگڑے آدمی کو شفاء دینے کے لیے اسے اس کی پا کیزگی کی وجہ سے استعمال کیا اور یہ کہ شفاء دینے میں اس کی اپنی قوت کا عمل دخل نہ تھا۔ یاد رکھیں اس مجرم کے رونما ہونے سے دو میں پہلے اس نے یوسع مجھ کا انکار

کیا۔ خدا نے پطرس کو اس لیے استعمال کیا تاکہ ہمارے حوصلے بلند ہوں کہ خدا ہمیں بھی اپنی مرضی کے مطابق استعمال کر سکتا ہے۔ جب پطرس نے اس بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کی کہ کیسے اُس آدمی نے شفاء پائی تو یہ تصور نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اس نے اسے ”شفاء کی نعمت“ کا درجہ دیا۔ پطرس صرف یہ جانتا تھا کہ جب وہ اور یوحنہ اس لنگڑے آدمی کے قریب سے گزر رہے تھے تو اچانک اُس نے خود کو اس ایمان کے ساتھ مسح پایا کہ وہ آدمی شفاء پا سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس آدمی کو یہ نوع سعی کے نام میں حکم دیا کہ انٹھ اور چل پھر اور اسے اپنے دائیں ہاتھ کا سہارا دے کر اوپر انٹھیا اور وہ لنگڑے آدمی اچھلنے کو دنے اور خدا کی تمجید کرنے لگا۔ پطرس نے اس کو اس طرح بیان کیا ”اسی کے نام نے اس ایمان کے ساتھ سے جو اس کے نام پر ہے اس شخص کو مضبوط کیا جائے تم دیکھتے اور جانتے ہو بیشک اُسی ایمان نے جو اسکے وسیلہ سے ہے یہ کامل تدرستی تم سب کے سامنے اسے دی“۔ (اعمال ۱۶:۳)

خاص ایمان نے لنگڑے آدمی کو ہاتھ کا سہارا دے کر انٹھیا اور تصور کیا کہ وہ شخص شفاء پائے گا اور چل پھرے گا، اس شفائیہ نعمت کے لیے ایمان کا ہونا بہت ضروری ہے۔ بعض لوگ یہ رائے دیتے ہیں کہ اس نعمت کو جمع کے صیغہ کے طور پر اس لیے استعمال کیا گیا ہے کیونکہ یہاں مختلف اقسام کے بیاروں کو شفاء دینے کے لیے مختلف نعمتیں استعمال ہوتی ہیں۔ وہ لوگ جو عموماً شفائیہ نعمتوں کو استعمال کرتے ہیں بعض اوقات وہ دیکھتے ہیں کہ کچھ خاص قسم کے بیاران کی خدمت کے دوران دوسرے بیاروں کی نسبت بڑے بیانے پر شفاء حاصل کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر بمشر فلپس نے مفلوج اور لنگڑے کو شفاء دے کر خاص قسم کی کامیابی محسوس کی (اعمال ۸:۷)۔ مثال کے طور پر گزری صدی کے کچھ بمشر جنمیوں نے انہوں، بہروں اور دل کے امراض سے لوگوں کو شفاء دی وہ کس نعمت پر انخصار کرتے تھے جس کا عموماً ظہور ہوا۔

## 2۔ ایمان اور مجرموں کی نعمتیں:

ایمان اور مجرموں کی نعمتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔ وہ شخص ہے ان دونوں کا مسح ہوتا ہے تو اچانک اس میں ناممکن کاموں کو ممکن بنانے کا ایمان پیدا ہوتا ہے۔ ان دونوں کے فرق کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔ ایمان کی نعمت کے ساتھ مسح حاصل کرنے والے شخص کو ایمان دیا جاتا ہے کہ وہ خود کے لئے مجرمہ حاصل کرے۔ جبکہ مجرموں کی نعمت کیسا تھا اسے ایمان بھی دیا جاتا ہے تاکہ وہ دوسروں کیلئے مجرمہ کر سکے۔ ایمان کی نعمت کو خاص ایمان کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ایمان اچانک پیدا ہوتا ہے اور متوسط ایمان سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ متوسط ایمان خدا کے وعدوں کے بارے سننے سے پیدا ہوتا ہے جبکہ خاص ایمان روح القدس کی قدرت سے اچانک پیدا ہوتا ہے۔ وہ لوگ جنمیں اس نعمت کا تجربہ حاصل ہوا اُن کا کہنا ہے جیسے ہی اس قسم کا ایمان پیدا ہوتا ہے تو ناممکن کام اچانک ممکن بن جاتے ہیں، وہ حقیقت انہیں اس میں ذرا بھی شک نظر نہیں آتا۔ ایسا ہی مجرمہ کرنے کی نعمت کے حق میں کہنا بھجا ہوگا۔

دانی ایل اور اس کے تین دوست سدرک، میسک اور عبد نجیکی کہانی ”خاص ایمان“ کی ایک شاندار مثال ہے جس نے شک کو ناممکن بنایا۔ جب انہیں اس وجہ سے آگ کی بھٹی میں ڈالا گیا کہ انہوں نے بتوں کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو انہیں خاص ایمان دیا گیا۔ یہ ایمان متوسط ایمان کی نسبت آگ کے شعلوں سے اُن کو زیادہ محفوظ رکھے گا۔ آئیں ان تین نوجوانوں کے

اس ایمان پر نظر کریں جس کا مظاہرہ انہوں نے بادشاہ کے سامنے کیا۔

”سدرک اور میسک اور عبید نجونے بادشاہ سے عرض کی کہ اے نبوکدن ضرا اس امر میں ہم تھے جواب دینا ضروری نہیں سمجھتے۔ دیکھ ہمارا خدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں ہم کو آگ کی جاتی بھٹی سے چھڑانے کی قدرت رکھتا ہے اور اے بادشاہ وہی ہم کو تیرے ہاتھ سے چھڑایا گا۔ اور نہیں تو اے بادشاہ تھے معلوم ہو کہ ہم تیرے معبودوں کی عبادت نہیں کریں گے اور اس سونے کی مورت کو جو تو نے نصب کی ہے سجدہ نہیں کریں گے۔“ (دانی ایل ۱۸:۱۲-۱۳)

غور کریں کہ خاص ایمان کی نعمت آگ کی بھٹی میں ڈالے جانے سے پہلے ہی کام کر رہی تھی۔ اُن کے ذہن میں اس قسم کا کوئی شک نہ تھا کہ خدا ان کو چھڑانے کو ہے۔ انہی اُب بادشاہ کے دور حکومت میں جب ساڑھے تین سال تک زمین پر قحط رہا تو ملیا ہے نے اُس وقت خاص ایمان کی نعمت کو استعمال کیا اور اس عرصہ کے دوران خدا نے کوئی کو حکم دیا کہ وہ اُس کی پروش کریں۔

(۱۔ سلاطین ۱:۲-۶)۔ خدا پھر و سر رکھنے کیلئے کہ وہ ہمیں صبح و شام کھانے کھلانے کے لیے پرندوں کو استعمال کرتا ہے متوسط ایمان سے بڑھ کر ایمان کی ضرورت ہے۔ اگرچہ باقی مقدس میں ہمیں یہ وعدہ کہیں نہیں ملتا ہے کہ کوئے ہر روز ہمارے لیے کھانا لائیں گے۔ کیونکہ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہماری ضرورتوں کو پورا کریگا اس لیے خدا پھر و سر کرنے کے لیے ہم متوسط ایمان کو استعمال کر سکتے ہیں۔ (متی ۲۵:۶-۲۵)

موئی کی خدمت کے عرصہ کے دوران مجبوروں کے کام اکثر عمل میں آئے۔ اُس نے مصریوں پر مختلف عذاب نازل کرنے اور سمندر کو دھوکوں میں تقسیم کرنے کے لیے اس نعمت کو استعمال کیا (خروج ۱۳:۳۱-۳۱)۔ یہ نوع مسح نے مجبزے کرنے کے لیے اس نعمت کو استعمال کیا اور اُس نے چند روٹیوں اور مچھلیوں سے 5000 ہزار لوگوں کو کھانا کھلایا۔ پلوس نے الیاس جادوگر کو کچھ خدمت کے لیے انہا کیا کیونکہ وہ ساپریس کے ہزار میں پلوس کی خدمت میں رکاوٹیں ڈال رہا تھا۔ یہ بھی مجبوروں کے کاموں کی ایک مثال ہے۔ (اعمال ۱۳:۲-۱۲)

## مکاشفہ کی نعمتیں

### The Revelation Gifts

#### ۱۔ علیمت کا کلام اور حکمت کا کلام:

علیمت کے کلام کی نعمت کی اکثریتی تعریف کی جاتی ہے کہ یہ یا پھر یا حال کے بارے خاص فوق الفطرت معلومات کی بخشش ہے۔ خدا جو علم کا سرچشمہ ہے وہ اس علم کا کچھ حصہ کسی آدمی کو دیتا ہے غالباً اسی وجہ سے اس کو علیمت کا کلام کہا جاتا ہے۔ حکمت کا کلام علیمت کے کلام سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ لیکن اکثر اس کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مستقبل کے واقعات کے بارے اچانک دیا جانے والا علم ہے۔ عام طور پر حکمت کا تصور یہ کیا جاتا ہے کہ یہیں مستقبل کے واقعات کے بارے بتاتی ہے۔ یہ تعریفیں قدرے خیالی ہیں۔

آئین حکمت کے کلام کی مثال کے لیے پرانے عہد نامے کو دیکھیں۔ جب ایش نے نعمان کو رُحی کو شفاء دی تو نعمان نے شکرگزاری کے طور پر بہت بڑی دولت اُسے نذر کے طور پر پیش کی۔ ایش نے اس تھنے کو لینے سے انکار کیا، نہیں تو ہر کوئی یہ سمجھتا کہ نعمان نے خدا کے فعل کے باعث شفاء حاصل نہ کی تھی بلکہ اُس نے شفاء خریدی تھی۔ تاہم ایش کے خادم نے امیر ہونے کی غرض سے اس کو نہایت اہم موقعہ قصور کرتے ہوئے نعمان سے پکھ دولت لے لی۔ اُس نے اس حاصل کردہ دولت کو ایش سے چھپانے کی کوشش کی لیکن اُس کو پتہ چل گیا۔

ہم پڑھتے ہیں:

”ایش نے اُس سے کہا جیجازی تو کہاں سے آ رہا ہے؟ اُس نے کہا تیرا خادم تو کہیں نہیں گیا تھا۔ اُس نے اُس سے کہا کیا میرا دل اُس وقت تیرے ساتھ نہ تھا جب وہ شخص تھے سے ملنے کو اپنے رکھ پر سے لوٹا۔“ (۲۶-۲۵: سلاطین)

خدا جو جیجازی کے بُرے اعمال کو جانتا تھا اُس نے اس کو ایش پر فوق الفطرت طور پر ظاہر کیا۔ اس کہانی سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایش علیت کے کلام کی نعمت نہ رکھتا تھا۔ اس لیے وہ ہر وقت سب کے بارے سب کچھ نہیں جانتا تھا۔ اگر وہ سب کے بارے سب کچھ جانتا ہوتا تو پھر جیجازی اپنے گناہ کو چھپانے کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ ایش صرف اس صورت میں فوق الفطرت چیزوں کو جانتا تھا جب خدا کبھی کھمار ان کو اس پر ظاہر کرتا تھا۔ نعمت روح کی مرضی کے مطابق کام کرتی ہے۔ یوسع مسیح نے علیت کے کلام کو استعمال کرتے ہوئے کتوئیں پر سامری عورت کو بتایا کہ وہ پانچ شوہر کو چکی ہے۔ (یوحنا ۱۷:۲-۱۸)

پطرس نے علیت کے کلام کی نعمت کو استعمال کرتے ہوئے جانا کہ جنیاہ اور سفیرہ جھوٹ بول رہے ہیں اور یہ کہ انہوں نے جو جائیداد بیچی اس کی قیمت میں سے کچھ حصہ رکھ چھوڑا ہے۔ (اعمال ۱:۵-۱۱)

جہاں تک کہ حکمت کے کلام کی بات ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ پرانے عہد نامہ کے نبیوں نے عموماً اس نعمت کا مظاہرہ کیا۔ جب کبھی بھی انہوں نے مستقبل کے واقعات کی پیشگوئی کی تو حکمت کا کلام عمل میں آیا۔ یوسع مسیح نے بھی عموماً اس نعمت کو استعمال کیا۔ اُس نے یروشلم کی بتاہی، اپنی مصلوبیت اور ان واقعات کی پیشگوئی کی جو اُس کی آمد ثانی سے پہلے دنیا میں رونما ہو گئے (لوقا ۱:۲۱-۲۱:۲۱)۔ اس نعمت کے باعث خدا نے یوحنا رسول پر آزمائش کی گھڑی کے عرصہ کو ظاہر کیا۔ اور اُس نے ہمارے لیے یہ سب کچھ مکاشفہ کی کتاب میں قلم بند کیا۔

## 2۔ روحوں کے امتیاز کی نعمت:

روحوں کے امتیاز کی اکثر اس طرح تعریف کی جاتی ہے کہ یہ ایک ایسی فوق الفطرت صلاحیت ہے جس سے ہم روحوں کا امتیاز کر سکتے ہیں۔ ایماندار کا آنکھوں یاد مانگ کے ذریعے رویداد کیکنا۔ اس کی روحوں کے امتیاز کے طور پر تقسیم بندی کی جاسکتی ہے۔ نعمت ایماندار کو اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ وہ فرشتوں، بدروحوں اور حتیٰ کہ یوسع کو خود کیھے سکے۔ جیسا کہ پلوس نے کئی ایک موقعوں پر ایسا کیا۔ (اعمال ۱۰:۹-۱۰، ۲۱:۲۲، ۱۷:۱۰-۱۱)

جب شاہ ارام کی فوج نے ایش اور اُس کے خادم کا تعاقب کیا اور انہوں نے خود کو دوستیں کے شہر میں گھیرے ہوئے پایا۔ اس

موقع پر ایشیع کا خادم سپاہیوں کے بڑے لشکر کو دیکھ کر بڑا پریشان ہوا مگر، اُس نے جواب دیا کہ خوف نہ کر کیونکہ ہمارے ساتھ والے اُن کے ساتھ والوں سے زیادہ ہیں۔ اور ایشیع نے دعا کی اور کہا اے خداوند اُس کی آنکھیں کھول دے تاکہ وہ دلکش کے تب خداوند نے اُس جوان کی آنکھیں کھول دیں اور اُس نے جو نگاہ کی تو دیکھا کہ ایشیع کے گرد اگر کہا پہاڑ آتھی گھوڑوں اور رکھوں سے بھرا ہے۔<sup>(۲)</sup> (سلاطین: ۱۷-۲۶)

کیا آپ نے جانا کہ فرشتے روحانی گھوڑوں اور روحانی رکھوں پر چوگر دھوٹے ہیں۔ آپ انہیں ایک دن آسمان پر دیکھیں گے لیکن ایشیع کے خادم کو یہ صلاحیت دی گئی کہ وہ اُن کوز میں پردازی کرے۔ اس نعمت کے ذریعے ایماندار بری روح کا انتیز کر سکتا ہے اور وہ یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ شاخت کر سکے کہ یہ کس قسم کی روح ہے۔ اس نعمت سے نہ صرف روحانی بادشاہی کے اندر رجحان کا جاسکتا ہے بلکہ روحانی بادشاہی میں کسی بھی دوسرا قسم کا امتیاز کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر اس میں روحانی بادشاہی سے کچھ سننا بھی شامل کیا جاسکتا ہے جیسا کہ خدا کی آواز۔

نعمت وہ چیز نہیں جیسا کہ لوگ خیال کرتے ہیں ”امتیاز کی نعمت“۔ وہ لوگ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ نعمت رکھتے ہیں۔ بعض اوقات وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ دوسروں کے مقاصد میں بھی امتیاز کر سکتے ہیں۔ لیکن اُن کی نعمت کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے ”دوسروں پر تقدیم کرنے اور اُن کی عدالت کرنے کی نعمت“ حقیقت یہ ہے کہ آپ نجات پانے سے پہلے نعمت رکھتے تھے اور اب آپ نجات یافتہ ہیں خدا آپ کو اس سے ہمیشہ کے لیے چھڑانا چاہتا ہے۔

## إِلهام کی نعمتیں

### The Utterance Gifts

#### ۱۔ نبوت کی نعمت:

نبوت کی نعمت خدائی الہام کے ذریعے بولنے کی فوق الفطرت صلاحیت ہے۔ اس کا آغاز ہمیشہ ان الفاظ سے کیا جاسکتا ہے ”پس خداوند فرماتا ہے“، ”نعمت منادی کرنا اور تعلیم دینا نہیں ہے۔ الہامی منادی اور تعلیم میں نبوت کے اجزا ہوتے ہیں کیونکہ وہ روح سے مسح شدہ ہیں لیکن وہ اپنی نویعت کے لحاظ سے کسی بھی صورت میں نبوت نہیں ہے۔ بہت دفعہ مسح شدہ خادم یا استاد ایسی الہامی باتیں کہے گا جن کا اُس نے منصوبہ نہیں بنایا تھا لیکن یہ یقیناً نبوت نہیں ہے۔ اگرچہ میں تصور کرتا ہوں کہ اس کو نبوت تصور کرنا چاہیے۔

نبوت بذات خود ترقی، بصیرت اور تسلی کی خدمت سر انجام دیتی ہے۔ ”لیکن جو نبوت کرتا ہے وہ آدمیوں سے ترقی اور بصیرت اور تسلی کی باتیں کہتا ہے۔<sup>(۳)</sup> (کرنھیوں: ۱۷)

پس نبوت کی نعمت خود سے کوئی مکافہ نہیں رکھتی ہے۔ یہ ماضی، حال یا مستقبل کے بارے کوئی چیز ظاہر نہیں کرتی جیسا کہ حکمت کا کلام اور علمیت کا کلام کرتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے روح کی نعمتیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر تو کام

کر سکتی ہیں۔ اور اس طرح حکمت کا کلام یا علیت کا کلام نبوت کے ذریعے سمجھایا جا سکتا ہے۔ جب ہم جماعت میں کسی کو مستقبل کے واقعات کے بارے نبوت کرتے ہوئے سننے پیں تو حقیقت میں ہم صرف نبوت کو ہی نہیں سن رہے ہوتے ہیں بلکہ ہم حکمت کا کلام سننے ہیں جو نبوت کی نعمت کے ذریعے سمجھایا جا رہا ہوتا ہے اور نبوت کی سادہ نعمت بہت ٹھوس یا پائیدار بن جاتی ہے۔ جیسا کہ اگر کوئی بائبل میں سے اس قسم کی تصحیح پڑھ رہا ہے ”کہ خداوند میں مضبوط رہو اور اس کی قدرت میں بڑھو“ اور ”میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں اور نہ ہی فراموش کروں گا“ بعض لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ نئے عہد نامہ کی نبوت میں کوئی ”منفی“ چیز نہیں ہوئی چاہیے۔ نہیں تو یہ ”ترقی اور تصحیح اور تسلی“ کی باتوں کے لیے مناسب نہ ہوگی۔ تاہم خدا کو مدد و کرنا ہے کہ وہ آپ سے کیا باتیں کرے یعنی اُسے صرف یہ اجازت دینا کہ وہ ”ثبت“ باتیں کرے۔ حتیٰ کہ اگر وہ کبھی سزا کے مستحق بھی ہوں تو یہ چیز ان کو خدا سے بڑا کرتی ہے۔

یقیناً جھڑ کرنا ترقی اور تصحیح کے درجہ میں آتا ہے۔ میں نے ایشیاء کی سات کلیسیاوں کو خداوند کی طرف سے دیئے جانے والے پیغام پر غور کیا جو یہ محتاج اعارف کے مکافہ میں قلم بند ہیں۔ یقیناً ان میں سزا کے اجزا پائے جاتے ہیں۔ کیا ہمیں ان کو مسترد کر دینا چاہیے؟ میں ایسا خیال نہیں کرتا۔

## 2- طرح طرح کی زبانیں بولنے اور ان کا ترجمہ کرنے کی نعمت:

### The gifts of various kinds of tongues and the

#### Interpretation of tongues:

طرح طرح کی زبانوں میں باتیں کرنا ایک فوق الفطرت صلاحیت ہے جس میں بولنے والا ایسی زبان بولتا ہے جو اس کے لیے نہیں ہوتی ہے۔ عام طور پر اس نعمت کے ساتھ ان زبانوں کا ترجمہ کرنے کی نعمت بھی ملتی ہے جو کہ بیگانہ زبان کا ترجمہ کرنے کی فوق الفطرت صلاحیت ہے۔ پس ہمیں بیگانہ زبان میں دیئے جانے والے پیغام کا لفظ باللغہ ترجمہ کرنے کا تصور نہیں کرنا چاہیے۔ اس وجہ سے غیر زبان میں مختصر پیغام دینا اور اس کی لمبی ترجمانی کرنا ممکن ہے۔

زبانوں کا ترجمہ کرنے کی نعمت نبوت سے بہت ملتی جلتی ہے کیونکہ اس میں بھی کوئی مکافہ نہیں ہوتا اور یہ عام طور پر ترقی، تصحیح اور تسلی کی باتیں کہنے کے لیے ہوتی ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۵:۱۲ کے مطابق ہم کہہ سکتے ہیں کہ غیر زبانیں اور ان کا ترجمہ کرنا نبوت کرنے کے مترادف ہے۔ اگر بیگانہ زبان بولنے والا کلیسیاء کی ترقی کے لیے ترجمہ نہ کرے تو نبوت کرنے والا اس سے بڑا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ باہل مقدس میں نعمتوں کی قدرت کو استعمال کرنے کی کوئی ہدایت نہیں دی گئی ہے۔ تاہم مکافہ کی نعمت کے استعمال کے بارے ہیں تھوڑی بہت ہدایات ملتی ہیں۔ لیکن بولنے کی نعمت کے بارے بہت زیادہ ہدایات دی گئیں ہیں۔ کیونکہ کر تھس کی کلیسیاء میں بولنے کی نعمت کے استعمال کے تعداد پایا جاتا تھا۔ کرنتھیوں کے نام پہلے خط کے ۳ باب میں پلوس نے اس مسئلہ کے بارے بیان کیا۔

سب سے اہم مسئلہ بیگانہ زبان کا مناسب استعمال ہے۔ جیسا کہ اس باب میں ہم نے پہلے روح القدس کے پتھر کے

بارے سیکھا کہ روح القدس کا پتہ حاصل کرنے والا ہر ایک ایماندار اپنی خواہش کے مطابق کسی بھی وقت بیگانہ زبان میں دعا کر سکتا ہے۔ کرتھس کی کلیسیاء گرجہ میں عبادت کے دوران بہت زیادہ پیگانہ زبان میں بولتی تھی۔ لیکن ان میں سے زیادہ تر بے ربط تھیں۔

## بیگانہ زبان کا مختلف استعمال

### The Different Uses of Other Tongues

اعلانیہ اور پوشیدگی میں بیگانہ زبان کے استعمال کے درمیان فرق کو جانا ہمارے لیے بہت ضروری ہے۔ اگر روح القدس کا پتہ حاصل کرنے والا ہر ایک ایماندار کسی بھی وقت بیگانہ زبان میں بتیں کر سکتا ہے، تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ خدا اسے اعلانیہ طرح طرح کی زبان میں بولنے کی نعمت میں استعمال کریگا۔

بیگانہ زبان بولنے کا بنیادی استعمال پوشیدگی میں اپنی روحانی ترقی کرنا ہے۔ تا ہم کرتھس کی کلیسیاء ترجمہ کے بغیر بیگانہ زبان بولتی تھی اس سے ظاہر ہے کہ اس سے کسی کی مدیا ترقی نہ ہوتی تھی۔ (۱۔ کرنٹھیوں ۲۰:۱۳، ۲۳:۱۹، ۲۴:۱۲)

مجمع اور پوشیدگی میں بیگانہ زبان میں دعا کرنے کے فرق کو بیان کرنے کا ایک طریقہ ہے کہ اس کی طرح تقسیم کی جائے جیسا کہ پوشیدگی میں اس کا استعمال بیگانہ زبان میں دعا کرنا ہے جبکہ مجمع میں اسکا استعمال طرح طرح کی زبانوں میں دعا کرنا ہے۔ پلوس نے کرتھس کی کلیسیاء کے نام پرینے پہلے خط کے ابتدائی ۱۳ ابواب میں ان دو طریقوں کا ذکر کیا ہے۔ فرق کیا ہے؟ جب ہم بیگانہ زبان میں دعا کرتے ہیں تو ہماری روح تو خدا سے دعا کرتی ہے۔ (۱۔ کرنٹھیوں ۱۳:۲۰، ۱۴:۱۳) مگر عقل بے پھل ہوتی ہے تا ہم جب کوئی بیگانہ زبان کی نعمت سے مُحِّظ ہوتا ہے تو یہ خدا کی طرف سے جماعت کے لیے ایک پیغام ہے۔

(۱۔ کرنٹھیوں ۵:۱۳) اور جب اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے تو یہ سمجھی جاسکتی ہے۔ باطل کے مطابق ہم اپنی مرضی سے بیگانہ زبان میں دعا کر سکتے ہیں۔ (۱۔ کرنٹھیوں ۱۵:۱۳) لیکن طرح طرح کی زبانوں کی نعمت کو صرف روح القدس کی مرضی سے ہی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (۱۔ کرنٹھیوں ۱۲:۱۱)

عام طور پر طرح طرح کی زبانوں کی نعمت کے ساتھ ان کے ترجمہ کی نعمت بھی دی جاتی ہے۔ تا ہم پوشیدگی میں بیگانہ زبان میں دعا کرنے کے لیے عام طور پر ترجیح کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پلوس رسول نے کہا کہ جب میں بیگانہ زبان میں دعا کرتا ہوں تو میری عقل بے پھل ہوتی ہے۔ (۱۔ کرنٹھیوں ۱۳:۱۳)

جب کوئی شخص انفرادی طور پر بیگانہ زبان میں دعا کرتا ہے تو وہ صرف اپنی ترقی کرتا ہے۔ (۱۔ کرنٹھیوں ۳:۱۳) لیکن جب ترجیح کے ساتھ طرح طرح کی زبان میں بولنے کی نعمت کا ظہور ہوتا ہے تو پھر کلیسیاء کی ترقی ہوتی ہے۔ (۱۔ کرنٹھیوں ۵:۱۳)

ہر ایماندار کو چاہیے کہ وہ اس کو خداوند کے ساتھ رفاقت رکھنے کا حصہ تصور کرتے ہوئے ہر روز بیگانہ زبان میں دعا کرے۔ بیگانہ زبان میں دعا کرنے کے بارے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس میں عقل کے استعمال کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس

کام مطلب ہے کہ آپ بیگانے زبان میں دعا کر سکتے ہیں اگرچہ آپ کی عقل دوسری چیزوں یا کام کے قبضے میں بھی ہو۔ پلوس نے کرتھس کی کلیسیاء کو کہا ”میں خدا کا شکر رکتا ہوں کہ تم سب سے زیادہ زبانیں بولتا ہوں“۔ (۱۔ کرنھیوں ۱۸:۱۲)

پلوس نے یہ بھی لکھا کہ جب ہم بیگانے زبان میں دعا کرتے ہیں تو بعض اوقات ہم خداوند کی حمد کرتے ہیں۔

(۱۔ کرنھیوں ۱۶:۱۷۔ ۱۷)۔ میرے ساتھ تین بار ایسا ہوا کہ جب میں دعا کر رہا تھا تو حاضرین نے میری ”دعائیہ زبان“ کو سمجھا۔ تینوں دفعہ میں نے جاپانی زبان میں باتیں کیں۔ ایک دفعہ میں نے جاپانی زبان میں خداوند سے کہا ”آپ بہت نیک ہیں“ دوسری بار میں نے کہا ”آپ کا بہت بہت شکریہ“ ایک دوسرے موقعے پر میں نے کہا ”جلد آ جلد آ“ میں انتظار کر رہا ہوں“ کیا یہ تجھب خیز نہیں ہے؟ میں جاپانی زبان نہ جانتا تھا لیکن میں نے تین بار جاپانی زبان میں ”خداوند کو مبارک کہا“۔

## بیگانے زبان بولنے کے بارے میں پلوس کی ہدایات

### Paul's Instructions for Speaking in Tongues

پلوس نے کرتھس کی کلیسیاء کو کچھ مخصوص ہدایات کیں۔ پلوس نے ہدایت کی کہ کسی بھی کلیسیائی مجع میں ایک وقت میں دو یا تین آدمی بیگانے زبان میں دعا کر سکتے ہیں۔ ایک وقت میں سب کو بیگانے زبان نہیں بولنا چاہیے بلکہ اپنی باری آنے تک انتظار کرنا چاہیے۔ (۱۔ کرنھیوں ۲۷:۱۲)

پلوس کے کہنے کا یہ گر مطلب نہیں تھا کہ ”بیگانے زبان میں صرف تین پیغام دیئے جاسکتے ہیں بلکہ اُس کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ کسی بھی کلیسیائی مجع میں تین سے زیادہ آدمیوں کو بیگانے زبان نہیں بولنی چاہیے۔ کسی کے ذہن میں یہ خیال آسکتا ہے کہ اگر کلیسیاء میں تین سے زیادہ طرح طرح کی زبانوں کی نعمت کا استعمال کر رہے ہیں، ان میں سے کوئی بھی روح کے تابع ہو کر بیگانے زبان میں پیغام دے سکتا ہے کہ روح کلیسیاء میں ظاہر ہوں چاہتا ہے۔

اگر ایسا نہیں ہے تو پھر پلوس کی یہ نعمت بیگانے زبان میں دیئے جانے والے پیغامات کی تعداد کو محدود کر کے روح القدس کو محدود کرے گی۔ اگر روح القدس مجع میں تین سے زیادہ آدمیوں کو طرح طرح کی زبان میں بولنے کی نعمت نہ دیتا تو پھر پلوس اس قسم کی نصیحت نہ کرتا۔ زبانوں کا ترجمہ کرنے کے حق میں ایسا ہی کہنا بجا ہوگا۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ شاید مجع میں ایک سے زیادہ اشخاص خود کو روح کی تابعداری میں دینے کے قابل ہوں اور انہیں بیگانے زبان میں دیئے جانے والے پیغام کا ترجمہ کرنے کی نعمت دی جائے۔ اس طرح کے لوگوں کو متوجہ تصور کیا جائیگا۔ (۱۔ کرنھیوں ۲۸:۱۲)۔ اگر یہ حق ہے تو پھر شاید پلوس یہی کہہ رہا تھا جب اُس نے یہ نصیحت کی کہ ”ایک کو ترجمہ کرنے دو۔“ (۱۔ کرنھیوں ۲۷:۱۲)

غالباً وہ نہیں کہہ رہا تھا کہ صرف ایک شخص کو یہ ترجمہ کرنا چاہیے بلکہ وہ ایک ہی پیغام کا ایک جیسا ترجمہ کرنے سے خبردار کر رہا تھا۔ اگر ایک متوجہ بیگانے زبان میں دیئے جانے والے پیغام کا ترجمہ کرتا ہے تو پھر دوسرے آدمی کو اجازت نہیں کرو وہ اسی پیغام کا ترجمہ کرے۔ اگرچہ وہ یہ تصور کرتا ہے کہ اس کی بہتر طور پر ترجمانی کر سکتا ہے۔ عام فہر کلیسیاء کو مجع میں ہر ایک کو مناسب طور پر ترجمیت کرنی چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کا مقابلہ نہ کریں۔ اس کے علاوہ ایمانداروں کو کلیسیاء میں موجود ایک غیرنجات

یافہ تک احساس کرنا چاہیے۔ جیسا کہ پلوس نے لکھا ہے۔ ”پس اگر ساری کلیسیاء ایک جگہ جمع ہو اور سب کے سب بیگانہ زبانیں بولیں اور ناواقف یاے ایمان لوگ اندر آ جائیں تو کیا وہ تم کو بیان نہ کہیں گے؟“ (۱۔ کرنتھیوں ۲۳:۱۲)

کرتھس کی کلیسیاء میں سب سے بڑی خرابی یہ تھی کہ جب وہ ایک جگہ جمع ہوتے تو سب کے سب بیگانہ زبانیں بولتے تھے اور انکرتوں والے ترجمہ کرنے والا کوئی نہ ہوتا تھا۔

## مکاشفہ کی نعمت سے متعلقہ کچھ ہدایات

### Some Instructions Concerning Revelation

#### Gifts

پلوس رسول نے نبیوں کے ذریعے ظہور میں آنے والی ”مکاشفہ کی نعمت“ سے متعلقہ کچھ ہدایات پیش کیں۔ ”نبیوں میں سے دو یا تین بولیں اور باقی ان کے کلام کو پڑھیں۔ لیکن اگر دوسرا پاس بیٹھنے والے پر وہی اُترے تو پہلا خاموش ہو جائے۔ کیونکہ تم سب کے سب ایک ایک کر کے نبوت کر سکتے ہوتا کہ سب یہیں اور سب کو لصحت ہو۔ اور نبیوں کی رو حسیں نبیوں کے تابع ہیں۔ کیونکہ خدا ابتری کا نہیں بلکہ امن کا بانی ہے۔ جیسا کہ مقدسوں کی سب کلیسیاؤں میں ہے۔“

(۱۔ کرنتھیوں ۳۲:۲۹)

جیسا کہ کرتھس کی کلیسیاء میں وہ لوگ جو عموماً بیگانہ زبان کا ترجمہ کرنے کی نعمت استعمال کرتے تھے انہیں ”مترجم“ کہا جاتا تھا۔ اسی طرح وہ جو مکاشفہ اور نبوت کی نعمت کو عموماً استعمال کرتے تھے انہیں ”نبی“، تصویر کیا جاتا تھا۔ ان کا شمار پرانے عہد نامہ کے نبیوں کے درج میں نہیں ہو گایا تھا کہ بعض عہد جدید کے الگس کی مانند ہیں۔ (اعمال ۱۱:۲۸، ۱۲:۲۱)

بلکہ ان کی خدمت ان کی مقامی کلیسیاء کی حد تک محدود ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ کلیسیائی مجع میں تین سے زیادہ ایسے نبی ہوں۔ ایک بار پھر ہم دیکھتے ہیں کہ پلوس نے حد بندی کی خاص طور پر اس نے ”دو یا تین نبیوں“ کو مقرر کر کے نبوت کی اشتھانوں کو حاصل کرنے کے لیے خود کو روح کی تابعداری میں دے سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پلوس کی ہدایات کا نتیجہ یہ لکھتا ہے کہ کلیسیاء روح کی نعمتوں سے مسرور نہ ہوتی جیسا کہ اُس نے حد بندی کی ہے کہ کتنے نبی بول سکتے ہیں۔ اگر وہاں تین سے زیادہ نبی ہوں تو کیا وہ جنہیں بولنے سے روکا گیا ہے وہ پرکھ سکیں گے کہ کیا کہا گیا ہے۔

پلوس رسول بیان کرتا ہے کہ تمام نبی باری باری نبوت کر سکتے ہیں۔ (۱۔ کرنتھیوں ۳۱:۱۲)۔ اور یہ کہ ”نبیوں کی رو حسیں نبیوں کے تابع ہیں۔“ (کرنتھیوں ۳۲:۱۲)

یہ بات اس طرف اشارہ ہے کہ ہر ایک نبی دوسروں کی نبوت میں دخل اندازی سے خود کو روک سکتا ہے۔ حتیٰ کہ جب روح کی طرف سے مکاشفہ یا نبوت دی جائے تاکہ جماعت میں اُسے بتایا جائے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ روح ایک وقت میں جماعت میں موجود کئی نبیوں کو نعمتیں دے سکتا ہے۔ لیکن ہر ایک نبی کو چاہیے کہ جب وہ اپنا مکاشفہ یا نبوت کلیسیاء کو بتائے

تو خود کو قابو کرے۔ ایسا ہی بولنے کی نعمت کے حق میں کہنا بجا ہوگا۔ اگر کوئی شخص خداوند کی طرف سے کوئی نبوت یا مکاشفہ حاصل کرتا ہے تو وہ اس کو کلیسیاء میں مناسب وقت پر بیان کرنے کے لیے خود کو قابو میں کر سکتا ہے۔ کسی دوسرے کی نبوت میں داخل اندازی کرنا سارے غلط ہوگا۔

جب پلوں نے یہ کہا کہ ”تم سب کے سب ایک ایک کر کے نبوت کر سکتے ہو“ (۱۔ کرنتھیوں ۳۱:۱۲)۔

تو یاد رکھیں کہ وہ نبوت حاصل کرنے والے نبیوں کے بارے کہہ رہا تھا۔ کچھ لوگ پلوں کے ان الفاظ کا غلط مطلب نکالنے ہوئے یہ تصور کرتے ہیں کہ ہر ایک ایماندار کلیسیائی جمیع میں نبوت کر سکتا ہے۔ نبوت کی نعمت روح کی مرضی سے دی جاتی ہے۔

آج کلیسیاء کو روح القدس کی مدد، قدرت، حضوری اور نعمتوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ پلوں نے کرنتھس کے ایمانداروں کو نصیحت کی کہ ”روحانی نعمتوں کی بھی آرزو رکھو۔ خصوصاً اس کی کہ نبوت کرو“ (۱۔ کرنتھیوں ۱:۱۷)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمیں روحانی نعمتوں کی آرزو رکھنی چاہیے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر پلوں کبھی بھی ہمیں یہ نصیحت نہ کرتا۔ شاگرد ساز خادم یا آرزو کرتا ہے کہ خدا اُسے اپنے جلال کے لیے استعمال کرے۔ فی الحقيقة وہ بڑے پُر جوش انداز میں روحانی نعمتوں کی آرزو کرے گا اور وہ اپنے شاگردوں کو بھی ایسا کرنے کی تعلیم دے گا۔